ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | R. F. No. L. | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد [illegible]

۱۹ شعبان ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء و ۹ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

قادیان گورداسپور

نمبر [illegible]

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محی و موتی کلام نور الدین

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور
بخدمت منشی سلطان عالم
مڈل سکول دولتانگر
Daultanagar
Gujrat. Punjab

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

سب حمد و ثنا اللہ کریم کے لئے ہے جو اپنے پیارے رسولوں کے ذریعہ سے اپنی ہستی پر کامل ایمان ہمیشہ مخلوق کے دلوں میں قائم کرتا رہتا ہے اور صلوٰۃ اور سلام حضرت محمد مصطفےٰ پر جس کی طفیل قیامت تک یہ اُمت اُمت مرحومہ کہلاتی ہے۔ اما بعد ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ پبلک تک پُہنچاتے ہیں کہ ۱۵ جولائی کی صبح کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب (صاحبزادہ حضرت مسیح موعود داماد حضرت نواب محمد علیخاں صاحب) کے مشکوئے معلیٰ میں دوسرا فرزند نرینہ پیدا ہوا فالحمد للہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے اور دین اسلام کا خادم بناوے

بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کلام امیر

پھوٹ نہ ڈالو فرمایا لوگوں کے کام نابکار ہیں اور گندے ہیں۔ بُرے کام کرتے ہیں پھر سب مجھے رقعے لکھتے ہیں میں ایسے لوگوں کے رقعے دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور نہ ان کی کچھ پرواہ کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں ہی عرض کرونگا۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔ بعض شریر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود ایک بدی کرتے ہیں۔ یا آپس میں لڑتے ہیں پھر بڑوں کو اور افسروں کو اُس لڑائی میں شامل کرنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں اور شکائیوں کا سلسلہ کھولتے ہیں اور اسطرح زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تاریخ کے صفحات اُلٹا کر دیکھو اختلاف ڈالنے والوں نے کس قدر نقصان دُنیا کو پہنچایا ہے۔ سُنی۔ شیعہ کا ابتدائی جھگڑا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر تفرقہ کہاں سے کہاں تک پہنچا۔ مقلد اور غیر مقلد کا فرق کوئی بڑا فرق نہ تھا۔ مگر بعد میں کس قدر خوفناک شکل اُس نے اختیار کی۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ لوگ چھوٹی سی بات پر جھگڑ پڑتے ہیں پھر انجام بہت بُرا ہوتا ہے ان اللّٰہ مع الصٰبرین کا لطیفہ لوگ بھول گئے ہیں۔ ایک گالی کے بدلے میں سو گالی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ خود ایک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو اس سے بڑھ کر کوئی بدکار نہیں جو لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالتا ہے۔ چالاکیوں سے کام لے اور پھر اپنے آپکو بری ٹھہرائے

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اگر میں زندہ رہا تو کچھ فرائض اور سنن تمہارے سامنے بیان کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا تو یاد رکھو کہ میں تمہاری صحبت کے لئے حریص نہیں ہوں۔ یہی حال تم میرا سمجھو۔ میں خدا کی قدرت سے زندہ ہوں اور تمہیں رات دن نصیحت کرتا ہوں۔ پر تمہارے درمیان رہنے کی حرص نہیں رکھتا

ایسا ہی ذکریا رازی ایک مشہور طبیب تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ نابینا ہوگئے لوگوں نے کہا کہ آپ کی آنکھ درست ہونے کے لائق ہے آپ چاہیں تو ہم بنا دیں کہنے لگے مجھے اب تمہارے دیکھنے کی خواہش نہیں اس واسطے آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا

مبارک ہمارے مکرم دوست بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے حضرت نے نام عبد المجید رکھا ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ نیک درازی عمر عطا کرے آمین۔

سفر کپورتھلہ

مکرمی جناب عبد المجید خانصاحب افسر بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ کی تحریک پر کہ وہاں چند کس سلسلہ حقہ کے متعلق کچھ مسائل کی تحقیقات کرنا اور وعظ سننا چاہتے ہیں کوئی عالم بھیجا جاوے حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم کو بھی ہمراہی مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب کپورتھلہ بھیجا۔ صاحبزادہ خواجہ کریم اد صاحب بھی ہمارے ساتھ ہوئے۔ ۱۱۔ جولائی کو ہم پہلے گئے اور ۱۴۔ کو واپس آئے جن لوگوں نے ہمیں بلانے کی تحریک کی تھی اُنھوں نے کہا کہ کوئی تاریخ مقرر کیجائے ہم جالندھر میں مولوی بلوا کر مباحثہ کروائینگے سوان کو شرائط مباحثہ سے اطلاع دیگئی کہ اجازت حکام وقت لو کسی رئیس کی ذمہ داری حفظ امن کے بعد مولوی صاحبان سے تحریری مباحثہ کی شرط لکھوائیں اور مسئلہ وفات وحیات مسیح سے شروع کرکے جن جن مسائل پر چاہیں علی الترتیب بحث کریں اور جو تاریخ مقرر کریں اس سے ہم کو اطلاع دیں۔ پھر کوئی صاحب ہماری طرف سے حاضر ہو جاینگے۔ سو کوئی مباحثہ وغیرہ سردست نہوا صرف ایک وعظ مسجد میں ہوا اور اُس کے بعد ہم واپس چلے آئے ٭

ہاں اس سفر میں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ایک سنت پوری ہوئی۔ احباب کپورتھلہ بالخصوص محمد خانصاحب منشی ظفر احمد صاحب منشی اروڑا و منشی عبد الرحمٰن حضرت کے بہت پُرانے خدام سے ہیں۔ حضرت صاحب مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضور علیہ السلام چار دفعہ کپورتھلہ تشریف لے گئے۔ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود نے ان بزرگوں کی اولاد و محبت کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے خانصاحب محمد خاں تو معبود حقیقی سے جاملے غفر اللّٰہ ورحمہ اللّٰہ

اور منشی محمد اروڑا اپنے عہدہ میں ترقی پاکر باہر چلے گئے ہیں برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب کی صحبت میں حضرت مغفور کے زمانہ کی باتوں میں تھوڑی دیر لطف حاصل ہوا اور ذکر حبیب کے چند منٹوں نے اس چھوٹے سے سفر کو بابرکت کر دیا۔ فالحمد للّٰہ

منشی ظفر احمد نے سُنایا کہ میرے ساتھ یہ سنت اللّٰہ جاری ہے کہ جب کبھی کوئی معاملہ پیش آتا ہے میں دعا کرتا ہوں تو خواب میں مجھے حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوتی ہے اور وہ کام درست ہو جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ انبیاء کو خواب میں دیکھنا کامیابی کی تعبیر رکھتا ہے۔ منشی صاحب نے اس کی تصدیق میں اپنے کئی ایک واقعات عجیبہ سُنائے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ اور دشمنوں کے شر سے بچاتے ہوئے ان کے کام کو آسان کیا

منشی صاحب نے اپنا ایک تازہ خواب سُنایا جس میں حضرت مسیح موعود نے انھیں کسی آئندہ قومی ابتلاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کثرت سے قادیان جانے کی تاکید کی ہے۔ ابتلاؤں کا آنا تو ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے احباب کے واسطے موجب اصطفاء بنائے۔ ہاں قادیان اکثر آنا ہمارے احباب کے واسطے ضروری ہے۔ اس میں بہت بڑے برکات ہیں۔ معزز ایڈیٹر الفضل نے اس امر کیطرف خصوصیت سے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مقدس کلمات اور آپکی دردمندانہ دعائیں۔ مبارک ہیں وہ جن کو ان سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق ہو ٭

اے ہمارے رب قدیم سب دل تیرے ہاتھ میں ہیں تیری مدد کے سوائے ہمیں کوئی توفیق حاصل نہیں ہو سکتی تو ہم پر رحم فرما اور اس نور سے جو تو نے ہمارے درمیان اپنے فضل سے نازل کیا رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی ہمت اور قوت عطا کر۔ تو ہی ہے جو دیتا ہے اور تیرے سوائے کوئی نہیں جس سے ہم مانگیں اور پائیں۔ تو اس نور الدین کی دعاؤں کو قبول کر اُس کی خواہشوں کو پورا کر اور اُسے دینی دُنیوی حسنات سے مالا مال کر دے کہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی مالک ہے ٭ اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔

منشی صاحب موصوف نے بات سنائی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللّٰہ الصمد اللّٰہ الصمد ان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لیکے حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہوکر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کر چلپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اُس کے مقابلہ میں شور و غل مچاتے ہو۔

ریاست میں ایک وزیر سردار گلاب سنگھ ہوتے تھے۔ انھیں کتب تاریخ کے پڑھنے کا بہت شوق تھا ایک دفعہ ان کی مجلس میں بعض مسلمانوں نے حضرت مسیح کی مخالفت،

میں زبان کھولی تو وزیر صاحب فرمانے لگے کہ میں نے کتب تاریخ میں بہت سے بنی اسرائیل کے انبیاء کے حالات پڑھے ہیں۔ مرزا صاحب کے حالات بالکل اُن کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) تم جھوٹا قرار دیتے ہو تو اُن تمام انبیاء کو تمہیں جھوٹا ماننا پڑیگا ۞

عورت

جہودیت سے اسلام تک

گذشتہ سے پیوستہ

آدم اور حوا نافرمانبرداری میں یکساں ذمہ دار ہیں

لیکن میں نے جو یہ آیت پڑھی تو میری غرض یہ تھی کہ میں آیت کے ایک مختصر لیکن معنی خیز ٹکڑے کی طرف آپ کو متوجہ کروں فازلھما الشیطان۔ شیطان نے اُن دونوں آدم و حوا کو پھسلایا۔ پس اس ایک فقرہ سے تمام معاملہ صاف ہو جاتا ہے اور معاملہ معصیت میں آدم و حوا یکساں ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ سینٹ پال کی طرح قرآن یہ نہیں کہتا کہ آدم نہیں بلکہ عورت نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ دونوں مرد عورت اکٹھے ایک ہی وقت فریب میں آ گئے یہ نہیں کہ ان دونوں میں سے ایک پھسلانے والا تھا اور دوسرا کھینچ لایا گیا تھا بلکہ آن واحد میں دونوں فریب میں آ گئے۔ اگر قابل الزام ہیں تو دونوں۔ اگر قابل معافی ہیں تو دونوں۔ اور میری رائے میں تو کل الزام مرد کے ذمہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ آج بھی اور ہمیشہ سے مرد کہتا آیا ہے کہ عورت ناقص العقل اور اخلاقاً زیادہ کمزور ہے۔ سب مجھے تو ہمیشہ اُس آدم سے جس کا ذکر بائیبل میں ہے قرآن کا آدم زیادہ شریف اور عورت سے زیادہ مراعات کرنے والا نظر آتا ہے اور حق پوچھو تو مجھے تو ایسے کی اولاد بنتے ہوئے بھی کچھ شرم سی معلوم ہوتی ہے جس کو اپنے بچانے کے لئے ایک عورت ذات پر الزام دیتے ہوئے تامل نہ ہوا۔ لیکن خدا کے آخری کلام سے میری تسکین ہو گئی۔ جہاں آدم نے گستاخانہ طور سے اور باستفسار خداوند یہ نہیں کہا:-

"جو عورت تو نے مجھے میرے ساتھ رہنے کو دی
اُس نے یہ درخت مجھے دیا اور میں کھا گیا۔"

اوہ۔ کیسا شجاع۔ کیسا شریف۔ کیسا عورت کیساتھ مراعات کا پابند اور پھر ساتھ ہی مودب و تائب قرآن کا آدم نظر آتا ہے جب کہتا ہے:-

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے (عورت نے نہیں) اپنے نفس پر آپ ظلم کیا۔ اگر تو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو پھر ہمارا ٹھکانہ کہاں ہم تو نقصان میں ہیں

اب مرد عورت میں کوئی مقابلہ حیثیت گمراہ کردہ گمراہ کنندگی کی نہیں رہتی جیسے ابھی میں نے کہا ہے۔ دونوں ایک ہی قدم پر ہیں۔ اسطرح یکسانیت دونوں میں آگئی اور ہر ایک بچہ خود اپنے بڑے باپ کے اقبال کی وجہ سے تمام لاف زدہ معصومیت اور مدعیانہ نیکی سے خالی ہو گیا ۞

اسلام میں عورت کی حیثیت

لیکن عورت کو ارذل حیثیت سے جہاں وہ زمانہ قدیم سے پہنچی ہوئی تھی اُس کی اصلی حیثیت و عزت کے مقام تک لانے میں اسلام کو نہایت ہی جان توڑ کوشش کرنی پڑی اگرچہ کوئی بھی قوم نسل انسانی میں ایسی نظر نہیں آتی جس نے عورت سے حسن سلوک کیا ہو۔ لیکن جس ذلت تک عورت کو اسلام سے پہلے عربوں نے پہنچا رکھا تھا وہ بیان کرنے کی بہ نسبت تخیل میں زیادہ آسکتا ہے۔ عربوں کی فطرت میں یہ تھا کہ عورت ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز تھی۔ ردمیوں کی طرح وہ گھر میں ایک جائداد کا حصہ تھا کسی معاملہ میں اُس کی رائے کسی وزن کے قابل نہ تھی بیوہ اور ترکہ کی طرح لڑکے کو پہنچتی تھی ہاں جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہو اُس ماں کے متعلق استثناء تھا۔ زوجہ کے ساتھ خاوند کا سلوک بعض وقت نہایت ہی وحشیانہ تھا دلی ہمیشہ معصوم نابالغوں کے ناموس و عزت پر حملہ کرتے اور اُن کی جائداد کو کھا جانا ایک معمولی بات تھی۔ زندہ لڑکیوں کو زمین میں گاڑ دینا ایک معمولی واقعہ تھا افسوس میرے پاس اسقدر وقت نہیں کہ میں اُس ذلت کا نقشہ آپ کے سامنے کھینچ دوں۔ جہانتک عرب میں عورت پہنچی ہوئی تھی بہتر یہ ہوگا کہ میں اُن آیات قرآنی کا ترجمہ پڑھ دوں جو ان کی اصلاح کے لئے نازل ہوئیں اس سے اندازہ اُن عیوب کا لگ جائیگا جن کی اصلاح پر نظر تھی خداوند کہتا ہے:-

"اُن عورتوں سے شادی نہ کرو جن کو تمھارے باپ اپنے بیاہ میں لا چکے ہیں۔ یہ امر نہایت ہی شرمناک نفرت انگیز اور برا ہے .... تم پر تمھاری مائیں۔ لڑکیاں بہنیں تمھاری خالائیں اور پھوپیاں۔ تمھارے بھائی کی لڑکیاں تمھاری بہن کی لڑکیاں۔ تمھاری دودھ دینے والی مائیں۔ تمھاری دودھ بہنیں۔ تمھاری خوشدامنیں تمھاری بہوئیں یہ سب تم پر حرام کر دیگئیں ۔ اپنے بچوں کو قتل مت کرو ۔ اور جب لڑکی زندہ جلائی گئی اس کے متعلق پوچھا جائیگا کہ کس جرم میں وہ قتل کی گئی۔ یتیموں کو اُن کا مال دیدو اور اپنے مال میں اُن کا مال ملا کر خراب مت کرو"

اسلام سے پہلے جس ارذل حالت تک عورت پہنچ چکی تھی وہاں سے اُس کو اُبھارنے اور اصلی مقام پر لانے کے لئے خدا کی کتاب نے ایک خاص سورت اس کے لئے الگ کر دی اور عورت کی عزت بڑھانے کے لئے اس سورت کو اس کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی چوتھی سورت کا نام نساء (عورت) ہے۔ اس سورت شریف کی پہلی ہی آیت گویا اُس تمام اصلاحوں کی کلید ہے جو قرآن معاملہ نسواں میں کرنا چاہتا تھا

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی ....
.... رقیبا

اے مردو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور جس نے تم میں سے عورت پیدا کی۔ پھر ان سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیل گئیں۔ اور جس خدا کے نام پر فضل طلب کرتے ہو اُس سے ڈرو اور رحمی رشتوں کی عزت کرو خدا تمہیں دیکھ رہا ہے"

یہ آیت عورت کے ساتھ نیک اور اعلیٰ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔ عورت مرد کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایک ہی جوہر یں ایک ہی چیز سے نکلے ہیں۔ اور اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ عورت کو کمزور اور ضعیف الجسم پاکر مرد کا حق نہیں کہ اُس کی حیثیت کم کر دے یا اُس کے حقوق کی پرواہ نہ کرے یہ حکم اپنے معانی اور اطلاق میں بہت ہی وسیع۔ آدمی کی کوئی بھی حیثیت ہو وہ بادشاہ وقت ہو یا ذلیل انسان ہو بالمقابل اُس کے کسی رشتہ کی عورت کی بھی کوئی حیثیت ہو۔ خواہ عورت ہو۔ ماں ہو۔ بہن ہو۔ لڑکی ہو کوئی اور رحمی رشتہ میں ہو ۞ اُس کا فرض ہے کہ اُس کی عزت کریں اسلام تو گوارا ہی نہیں کرتا کہ عورت کے حقوق کا اتلاف کسی نہج پر ہو ۞

وعاشروھن بالمعروف۔ ایک اور حکم خداوندی ہے جس میں ہم کو کہا گیا ہے کہ بیویوں کے ساتھ نہایت ہی

محبت اور نرمی اور مراعات سے سلوک کرو۔ ولھن مثل الذی علیھن ایک اور آیت ہے جو حقوق کی برابری کی تعلیم دیتی ہے اور جس کی منشا یہ کہ تمہارے کوئی حقوق عورتوں پر ہیں تو اُن کے بھی ایسے ہی حقوق تم پر ہیں

اس امر کو مبرہن کرنے کے لئے کہ عورت و مرد دونوں کا وجود یکساں ایک دوسرے کے رنج و راحت کے لئے لازمی اور ضروری ہے خدا کی کتاب نے ایک اور آیت فرمائی ہے جس میں اس صداقت کو کھولنے کے لئے ایک ایسی لطیف اور پُر معنی مثال استعمال کی ہے کہ جو اپنی خوبصورتی میں بے عدیل ہے۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن

تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کے لباس ہو۔ کیا لطیف اور منطبق اور خوبصورت استعارہ ہے۔ لباس ہی ہے جو ہماری برہنگی اعضاء کی کجی اور اُن تمام جسمانی عیوب پر پردہ ڈالدیتا ہے جس کو ہم دوسروں کی نگاہ سے چھپانا چاہتے ہیں۔ اسیطرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے عفت و عصمت کے قائم رکھنے میں تمام عیوب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ ہمارا لباس۔ ہماری پیارے جسم کی راحت کا باعث ہے۔ اسیطرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے باعث راحت و اطمینان ہے۔ لباس سے ہی جسم کی زینت جسم کی خوبصورتی اور جسم کی شان بڑھجاتی ہے [illegible] عورت مرد کی اور مرد عورت کی زینت و آرائش ہے قرآن نے اس امر پر زور دینے کے لئے کہ خانگی زندگی کا حصر محبت۔ پیار شفقت و ملاطفت پر ہونا چاہئے نہ یہ کہ مرد حکمران ہو اور عورت ہرطرح خادمہ اور لونڈی ہے ذیل کی آیت فرمائی ہے۔

ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ و رحمۃ

(ترجمہ) اور خداوند کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اُس نے عورتوں کو تم میں سے بنایا ہے تاکہ تم اُن سے راحت اور تسکین پاؤ اور اسی لئے تم میں آپس میں محبت اور شفقت پیدا کر دی ہے

یہ ہے وہ بلند مقام جو اسلام نے بیوی کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور مجھے تو اسلام سے باہر کہیں بھی یہ امر نظر نہیں آیا جہاں مرد عورت کا بالمقابل رشتہ محبت شفقت اور یکسانی حقوق پر رکھا گیا ہو۔

ہاں قرآن میں ایک آیت ہے جسپر نا سمجھی سے جاہلانہ اعتراض وارد کئے ہیں۔ لیکن پیشتر ازیں اُس آیت کا ذکر کروں آپ مجھے اجازت دیں۔ اگر میں سیدھا کچھ عرض کروں۔ معاملات توالد و تناسل میں عورت و مرد کا بالمقابل ایک ایک حصہ ہے۔ فطرت نے جو امور عورت سے وابستہ کر دئے ہیں اُس سے عورت بعض وقت اور بعض حصص عمر میں معمولی فرائض روزانہ کی ادائیگی میں قاصر ہو جاتی ہے۔ دن بدن کمزور ہو جاتی ہے اور طاقت جسمانی کو کھوتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں خوبصورتی جو عورت کا ہی حصہ ہے اور پہلوانانہ طاقت دو متضاد چیزیں نظر آتی ہیں۔ مسٹر سنڈو کو شاید ناز ہوگا کہ اُس کے حلقہ شاگردی میں بعض جمیلہ خواتین بھی ہیں

لیکن چہرہ کی شان دلربائی متناسب اعضاء کی لطافت شکل و شباہت کی نزاکت عامہ چال ڈھال کی ناز آفرینی تو شاید انسانی زندگی کے سخت کرخت کاموں کے لئے موزوں نہ تھی اس کے لئے تو لوہے کے پٹھے اور پتھر کے اعضاء بکار تھے یہ چیزیں آدمی کے حصہ میں آئیں اسکو جسمانی طاقت بہ قدرت نے زیادہ بخشی اور اس جسمانی طاقت کی زیادتی سے اُس کا استقلال اُس کا تکڑاپن اور ایسا ہی مستعدی اور دیگر ایسے اخلاق جو جسمانی طاقت کا لوازمہ ہیں اُس میں پیدا ہو گئے۔ انھیں امور کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا جسپر نا سمجھوں نے اعتراض کیا

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض

ہم نے مرد کو بعض ایسی خصوصیتوں کے باعث جو ہم نے بعض کو بعض پر دی ہیں عورت پر فضیلت دی ہے۔

لیکن یہ فضیلت مبادا دوسرے کی ترقی کی مانع ہو جاوے خدا کی کتاب نے فرمایا

سورہ نساء آیت ۳۶۔

ترجمہ "وہ خوبی جو خدا نے ایک کو دوسرے پر دی اُس کے سے حرلیص مت ہو مرد عورت اپنے اعمال کے مقابل عوض پاوینگے۔ خدا سے فضل مانگو"

اس طرح ایک جنس کو دوسرے کے خصوصیات کے پیچھے پڑنا یا اُس کی آرزو کرنا ضروری نہیں۔ ہر ایک پر فضل کا دروازہ کھُلا ہے۔ ہر ایک نے اپنے کئے کا عوضہ پانا ہے۔ مرد ہو یا عورت قرآن نے یکساں حقوق دونوں کو دئے ہیں اسطرح قرآن ہی ایک کتاب ہے جس نے وہ حقوق عورت کو بخشے جو اُس سے پہلے کسی کتاب یا تصنیف میں ہمیں نظر نہیں آتے

روحانی ترقی کا دروازہ عورت کیلئے کھُلا ہے

اسلامی تعلیم کی رُو سے مرد عورت دونوں کے لئے لامحدود ترقیات کا راستہ یکساں موجود ہے۔ کیا عجیب بات ہے کہ جو مذہب قریبًا قریبًا ہر ایک بات میں یکساں حقوق مرد و عورت کو دیتا ہے اُس کے متعلق یہ کس قدر بیہودہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ عورت کے بارور ہونے سے انکار کرے۔ لیکن کیا تقدیر کا پھیر ہے کہ جو جو بہتان اسلام پر مغرب میں ان پادریوں نے باندھے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک عورت میں روح ہی نہیں۔ تمام اسلامی علم ادب دیکھ لیا جاوے مجھے تو ایک سطر تک وہاں نظر نہیں آتا جس کی منشا یہ ہو ہاں اس میں شک نہیں کہ اسلام کے آنے سے شاید چالیس پچاس برس پہلے یہ ضرور متنازعہ فیہ تھا۔ چنانچہ کونسل آف میکان میں ایک لاٹ پادری نے یہ امر پیش کیا کہ عورت انسان میں بھی داخل ہے یا نہیں بہت کچھ بحث ہوئی۔ بہت کچھ انجیل توریت کے حوالہ بالمقابل دئے گئے۔ آخر یہ تو بمشکل قرار دیا گیا کہ عورت جماعت انسان میں داخل ہے۔ لیکن بعض مقدس پادریوں نے بڑے زور سے یہ یادداشت لکھوادی کہ وہ انسان تو ہوگی لیکن اُس کا عورت ہونا صرف اس ارضی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ حشر کو تمام عورتیں جب اُٹھینگی تو وہ عورت ہونگی اور نہ مرد۔

اسلام ان ہی باطل پرستیوں کی بیخ کنی کے لئے دُنیا میں آیا اس لئے اُس نے جابجا زور دیا کہ عورت خاص اپنے ذاتی حقوق پر داخل بہشت ہوگی۔ چنانچہ مغرب میں یہ بھی ایک خیال ہے کہ عورت اسلام کے عقیدہ میں بہشت میں اگر داخل ہوگی تو خاوند کی سفارش پر ورنہ نہیں سبحان اللہ خدا کی کتاب نے اس کے پہلے ہی فرمادیا

"تم اور تمہاری عورتیں داخل بہشت ہو جاؤ"

پھر فرمایا جو نیک عمل کریگا مرد ہو یا عورت اور مومن ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا ؛

پھر فرمایا:۔

"جو نیک اعمال کریگا وہ مرد ہو یا عورت ہم اُسے بہت جلد خوش زندگی بخشینگے۔

ان سب کے علاوہ قرآن میں ایک اور آیت بہت ہی صاف ہے جس میں عورت مرد کے اخلاقی روحانی ترقیات کا یکساں ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے:۔

ان المسلمین والمسلمٰت والمؤمنین والمؤمنٰت والقٰنتین والقٰنتٰت والصٰدقین والصٰدقٰت

والصّٰبرین والصّٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللّٰہ کثیراً والذاکرات اعد اللّٰہ لھم مغفرۃً واجراً عظیماً ٥

(ترجمہ) تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنیوالے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور نگاہبانی کرنیوالے شرمگاہ اپنی کے اور نگہبانی کرنیوالیاں اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیاں۔ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے بخشش اور ثواب بڑا۔

- ان آیات پر غور کرو اور آپ پر ظاہر ہوگا کہ ایک ہی زبان اور ایک ہی الفاظ میں کتاب اسلام نے ایکساں عورت اور مرد کے روحانی اور اخلاقی حالات کا ذکر کیا ہے۔ مجھے تو ایسا خیال آتا ہے کہ یہ دشمنان اسلام در اصل نہ تو روح کی حقیقت سے واقف ہیں نہ ان کو یہ علم ہے کہ کن باتوں سے روحانی ترقی کوئی کر سکتا ہے والا یہ ظالم یہ تو سمجھتے کہ جن امور پر روحانی ترقی کا مدار ہے وہ سب کے سب اس جگہ عورت کے متعلق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ مسیح کے نزدیک تو طاقت معجزات حاصل کرنے کے لئے ایمان کے علاوہ صرف نماز اور روزہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہاں قرآن نے ان تین امور پر اور اخلاقی اور روحانی اوصاف ایزاد کر دئے ہیں۔ مثلاً رضا و تسلیم۔ صداقت۔ صبر۔ تحمل۔ انکساری۔ عفت۔ سخاوت۔ عجب تماشا ہے کہ وہ مقدس مذہب جس نے عائشہ۔ فاطمہ رابعہ لل دیدی جیسی مقدس عورتیں پیدا کیں جن کا براہ راست خدا سے تعلق تھا اور خدا کے کلام سے مشرف ہوتی تھیں جیسے دانیال یوشع یا یعقوب کے گھرانے کے دُوسرے بنی۔ اُس مذہب کی نسبت جاہلوں کا گمان ہے کہ وہ عورت کی روح کا قائل نہیں۔

مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس اس قدر وقت نہیں کہ میں شادی جیسے اہم امر کے متعلق کچھ تفصیل سے بحث کروں۔ میں صرف دو لفظ کہتا ہوں جب لڑکی بالغ ہو جاوے تو اُس کی شادی اُس کی رضامندی پر حصر رکھتی ہے اور اُسے ہر طرح کی آزادی تجویز کردہ نکاح کے قبول یا اُس سے انکار کر دینے کا حق حاصل ہے۔

ہاں معاملات وراثت اور جائداد کے متعلق عورت کے والی حقوق رکھنے میں اسلام نے نہ صرف اپنے وقت کے کل موجودہ قوانین کی اصلاح کی بلکہ وہاں تک ترقی کی کہ آج بھی مہذب سے مہذب قوموں کو بہت کچھ ترقی کر کے اسلام تک پہنچنا ہوگا۔ تمام قوموں کے قوانین نے عورت کو نظر انداز کیا ہوا ہے اور اسلام کی کتاب کے سوا تو ذاتی حقوق کسی نے بھی عورت کو شاید نہیں دیئے۔

ہاں قرآن نے کہا کہ عورت مرد دونوں مقرر کردہ حصص میں اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کا ورثہ پا دینگے اسلام میں نہ صرف عورت اپنے باپ سے اپنا جسم حاصل کرتی ہے بلکہ اُس کی جائداد بھی ورثہ میں پاتی ہے۔ یہ تو مغربی تہذیب ہی کچھ اس قدر عورت کی شخصیت پر حسد کرتی ہے کہ جس وقت عورت نے شادی کی وہ جائداد میں ہی ذاتی حق نہ کھو بیٹھی بلکہ ساتھ ہی وہ تو اپنا نام بھی گنوا بیٹھی اور مسز فلاں فلاں ہو گئی۔ اور شادی سے پہلے بھی اُس کا کوئی نام نہ تھا۔ مس فلاں فلاں کہلاتی تھی پہلے باپ کے نام پر اور پھر خاوند کے نام پر پکاری جاتی تھی۔ مغرب میں اس رواج کی سختی کو بعض طباع عورتوں نے محسوس کیا ہے اور اپنی شخصیت کے قائم کرنے کے لیے اُنھیں مفروضہ نام تجویز کرنے پڑے ہیں۔ مسز لوئیس جارج ایلیٹ بنکر دنیا کے سامنے آئی اور شاعر چارلس میکے کی متبنیٰ لڑکی نے ماری کوریلی کی شکل اختیار کی۔ لیکن اسلام میں عورت کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک مسلم لڑکی شادی کے بعد اپنی شخصیت قائم رکھتی ہے اور اُس کو مطلق ضرورت نہیں کہ وہ خاوند کے نام پر بلائی جاوے۔ اور یہ ایک راز ہے جس پر اُس کی شخصیت کے قیام کا انحصار ہے

اسلام کے قوانین نکاح میں اصول کورچر کو دخل نہیں کورچر انگریزی قانون میں ایک اصطلاح ہے جس سے مراد وہ حفاظت شوہر ہے جس میں عورت بعد از شادی آجاتی ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر ہالینڈ نے اپنی کتاب حلمہ القانون میں ذیل کے الفاظ لکھے ہیں

شادی سے غرض تو وہ یگانگت پیدا کرنی تھی جس سے مرد اور عورت میں ایک ایسی شراکت پیدا ہو جاوے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی حق پر نالش نہ کر سکے لیکن یہ عجیب شراکت ہے کہ جس میں مرد کو تو سارے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور عورت نہ صرف کسیکو کوئی جائداد دے ہی نہیں سکتی بلکہ کسی قسم کے معاہدہ یا وصیت یا انتقال کرنیکا اُسے مطلق اختیار نہیں

انگلستان کا کامن لا بہت ہی مضبوط صورتوں میں عورت کی ان ناقابلیتوں پر زور دیتا ہے اسیطرح ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ ہمارا کامن لا کس طرح قطعی طور پر عورت کو مرد کے حوالہ کر دیتا ہے۔ جسوقت عورت شادی کے وقت آتی ہے تو ایک خوبصورت معصوم دولتمند لڑکی ہوتی ہے۔ اُسے خاوند پر ہر طرح کا اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن خاوند اگر چاہے تو ایسی بدسلوکی اس کے ساتھ کرے وحشیانہ طریق پر پیش آوے اور اس کا کوئی علاج قانون نے نہیں کیا۔ کہ چند ہی سالوں میں عورت اپنی جائداد کو چھوڑ کر خاوند سے الگ ہونا چاہتی ہے بے اندیکس۔ کل قوائے مضمحل اور بے پر

اب کچھ سالوں سے ریئیل پراپرٹی کے متعلق انگلستان نے قانون کی اصلاح کر کے بعض حقوق نسواں محفوظ کئے ہیں۔ لیکن انگلستان کو ابھی بہت کچھ مسافت طے کرنا باقی ہے۔ جب وہ اس مقام پر پہنچیگا جہاں اسوقت حقوق نسواں [illegible] اسلام کھڑا ہے۔ اسلام نے عورت کو جائداد پر کامل حقوق دئے ہیں۔ شادی سے اُن میں فرق نہیں آجاتا۔ وہ اگر پسند کرے تو خود معاہدات کر سکتی ہے۔ حقوق اور ذمہ واریاں اپنے نام پر پیدا کر سکتی ہے اور خاوند کو مطلق حق نہیں کہ اُس کے اُن معاملات میں دخل دے۔

اس میں شک نہیں کہ قانون کورچر یعنی عورت کا خاوند کی حفاظت میں آجانا ایک فائدہ بھی عورت کو دیتا ہے بعض جرائم کر کے وہ عدالت میں نہیں کھینچی جاتی اُس کے خاوند کو اُس کی جگہ عدالت میں جوابدہی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس سے تو اور بھی اُس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اس قانون کا اصول یہ ہے کہ وہ خاوند کی جائداد ہے رومن لا کے ماتحت غلام اگر جرم کر دے تو اُس کے مالک کو جوابدہی کرنی پڑتی تھی

امریکہ میں اسوقت حبشی غلاموں کے متعلق یہی قاعدہ ہے اور یہاں بھی اگر گھوڑا یا کوئی جانور کسیکو نقصان

پہنچادے تو اُس کی جوابدہی تو اُس کے مالک کو ہی کرنی پڑتی ہے ٭

مجھے افسوس ہے کہ وقت اس قدر تھوڑا ہے کہ جن امور کو آج میں نے بیان کیا ہے اس میں بھی اختصار کو زیر نظر رکھا ہے اور ابھی تو بہت سے امور ضروری باقی جو روشنی چاہتے ہیں ان میں ضروری امور - پردہ - شادی - طلاق - اور اور امور متعلق ہیں جو کسی اور موقعہ پر زیر بحث آسکتے ہیں -

لیکن خاتمہ پر مجھے دو چار لفظ حقوق طلب عورتوں سے کہنے ہیں جو اسوقت اپنے شوہروں سے برابری چاہتی ہیں اور جو اسوقت کل مردوں کو برابری حقوق کے لئے تنگ کر رہی ہیں اور اُن کی حکومت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں - دیکھو پڑھو کتاب پیدائش - خدا کا فتویٰ تو تم پر یہ ہے کہ

"تو شوہر کی خواہشمند ہوگی اور وہ تجھ پر حکمراں ہوگا"

جب یہ فتویٰ ہے تو کیوں اپنی توانائی کو ضائع کر رہی ہو - دیکھو میں نے خود پہلے قرنتیوں میں جو کتاب پالوس نے لکھی ہے یہ پڑھا ہے -

"مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کیخاطر پیدا کی گئی"

جب بالفاظ کتاب مقدس مرد تمہارا آقا ہے تو پھر یہ علم بغاوت کیسے یہ شور کیوں -

دیکھو مقدس پالوس کہ گیا ہے

"عورت ذات کو چاہئے کہ اطاعت اور خاموشی سے کچھ سیکھے مجھے برداشت نہیں کہ عورت مرد پر کوئی حکومت یا تفوق حاصل کرے - بلکہ اُسے خاموش رہنا چاہئے"

جب یہ حکم ہے تو پھر یہ کیوں شور و غوغا مچا رکھا ہے کیوں یہ تیز مزاجی اختیار کی ہے - جاؤ کنج تنہائی میں بیٹھو خاموشی اور اطاعت کو اختیار کرو - کیا تمہیں خدا کے کلام پر بھی علم نہیں رہا - یہ تمہاری بدقسمتی تھی کہ تمہاری قوم نے اپنے بعض قوانین کی بنیاد بائیبل کی بعض آیات پر رکھدی پھر وہ تمہاری اصلی حیثیت کو کیسے سمجھتے - اور وہ کیا کریں خدا کا حکم ہی ایسا ہے - کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمہارے مرد اب مقدس کتاب پر ایمان نہ رکھیں - یہ تو سخت الحاد اور کفر ہے - مناسب یہی ہے انجیل و توریت نے جو تمہیں دیا - جو تمہاری قسمت کا فیصلہ کر دیا اُسے بچشم قبول کرو - ہاں اگر اضطرار کی اب حد نہیں رہی اور موجودہ حالات سے بیزار ہو اور صبر کی تاب و تواں بھی نہیں تو پھر میری کتاب مقدس میں تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے جس میں لکھا ہے :- "عورت کے مرد پر وہی حق ہیں جو مرد کے عورت پر یعنی مرد عورت سے وہ طلب کرے جو عورت کو دے" ٭

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت تمام درس قرآن شریف و حدیث صبح و شام دیتے ہیں اور سامعین کو حقائق و معارف سے بفضلہٖ مالا مال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے - اہلبیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خاندان نبوت کے متعلق تحفہ خوشخبری اس اخبار کے صفحہ اول پر درج ہے - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ مسیح موعود کے انتظام اور الفضل و تشحیذ کی ایڈیٹری کے علاوہ روزمرہ روزانہ قرآن شریف کا درس دیتے ہیں بعد نماز فجر و بعد نماز ظہر اس طرح قرآن شریف کے چار پبلک درس روزانہ مردوں کے واسطے ہوتے ہیں - علاوہ ان درسوں کے جو مدارس میں ہوتے ہیں جو متفرق طور پر لوگ پڑھتے ہیں اس قرآن خوانی نے ان دنوں بالخصوص قادیان کو عاشقان قرآن کے واسطے ایک بڑی کشش کا ذریعہ بنا دیا ہے - مختلف سبقوں میں شامل ہو کر انسان بہت تھوڑے دنوں میں قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر سن سکتا ہے - اور کوئی سارے درس سُنے - (اور ایسے بہت ہیں جو سُنتے ہیں) تو دن بھر انسان قرآنی نور سے منور ہوتا رہتا ہے - کاش کہ وہ لوگ جو لفظ قادیان کو کفر کا مترادف سمجھتے ہیں ایک روز بھی قادیان میں آکر رہیں اور دیکھیں کہ یہ کیسا کفر ہے جو قرآن کی محبت سے لبریز ہے - اور اس میں چاروں طرف صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک قرآن شریف کے ہی پڑھنے پڑھانے سننے سنانے اور اُس پر عمل کرنے کی فکر میں گذرتا ہے - شاید اسی واسطے یہ مقدر ہوا تھا کہ لفظ قادیان کا پہلا پچھلا اور ایک درمیانی حرف لفظ قرآن کے ہر لفظ پہلے پچھلے اور درمیانی حروف ہی ہوں ٭ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اپنے وطن میں ہیں ٭ حضرت نواب محمد علیخان صاحب اپنے بعض خانگی امور کے ملنے کے واسطے معہ بیگم صاحبہ لدھیانہ میں رونق افروز ہیں - حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم سید فضل شاہ صاحب احمدی مختار جنہوں نے بٹالہ کی عدالتوں میں کام شروع کیا ہے اور میاں محمد شریف صاحب احمدی وکیل بیرون موری دروازہ لاہور اور مولوی محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین لاہور حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے - احمدی احباب جنکو کسی مقدمہ میں اُلجھنا پڑ جائے وہ اگر وکالت کے واسطے اپنے احمدی وکلاء کا مشورہ چاہیں تو ضرور ہے کہ وہ ہر طرح سے فائدہ اور آرام میں رہینگے - لاہور میں ایک اور احمدی وکیل شیخ رحمت اللہ صاحب بھی ہیں جو بھاٹی دروازہ کے اندر رہتے ہیں - منشی احمد دین صاحب کے فرزند ارجمند فیروز بخت بھی تعلیم دینی حاصل کرنے کے واسطے دارالامان میں آ سکونت پذیر ہوئے ہیں سالانہ تعالیٰ مبارک کرے - قادیان کے گرد و نواح میں بارشیں خوب زور سے ہو رہی ہیں ڈھابیں پُرآب ہوگئی ہیں غالباً ابتدائے اگست سے یہاں کے مدارس موسمی تعطیلات کے واسطے بند کئے جائینگے - الفضل اور پیغام صلح کا اضافہ سلسلہ کے اخبارات میں بہت برکات کا موجب ہو رہا ہے اللھم زد فزد - حضرت خواجہ صاحب کا آخری خط اس اخبار میں درج ہے وہ اسوقت تک اُمید ہے کہ ووکنگ میں اسلام کا بیج بو کر واپس لنڈن چلے گئے ہونگے انکے پیچھے لنڈن میں نماز جمعہ چودھری ظفر اللہ پڑھاتے ہیں - خطبہ انگریزی میں ہوتا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے - خواجہ صاحب کے وہاں جانے سے مسلمان طلباء کو بہت فائدہ ہو رہا ہے - چودھری ظفر اللہ صاحب نے ایک صاحب کی بیعت کی درخواست بھیجی ہے ملک عبد الرحمن صاحب بھی اپنی تعلیم طب کے علاوہ تبلیغ کا کام کرتے رہتے ہیں - چند عیسائیوں کے ساتھ مسئلہ الوہیت مسیح پر ان کی بحث ہوئی - جس میں عیسائی صاحبان قائل ہوئے کہ اسلامی عقیدہ متعلق مسیح درست ہے - ملک صاحب ۲۳ - جون کے خط میں لکھتے ہیں کہ سورج یہاں ۴ بجے نکلتا ہے اور ۹½ بجے غروب ہوتا ہے ۱۷½ گھنٹے کا دن ہوتا ہے اور صرف ۶½ گھنٹے کی رات - شیخ نور احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب اُمید ہے کہ لنڈن پہنچ گئے ہونگے انکی خیریت کا خط عدن سے آیا تھا ایک اور نوجوان شیخ احمد اللہ صاحب فیروز پور سے - خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے لنڈن جانے کو طیار ہوئے ہیں - انشاء اللہ ستمبر میں جائینگے سفر خرچ اپنا آپ ادا کرینگے - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب نے ایک امتحان میں ڈپلوما حاصل کر لیا ہے عسل مصفیٰ کے شائقین کو معلوم ہو کہ کتاب ۷۵۰ صفحہ طیار ہو گئی ہے مگر مرزا صاحب موصوف قادیان میں نہیں کتاب امرتسر مطبع وزیر ہند میں چھپتی ہے مطبع کی معرفت مرزا صاحب سے خط و کتابت چاہئے - بعض لوگ یہاں خط بھیجدیتے ہیں ٭ مرزا کبیر الدین احمد کی کوشش سے لکھنؤ میں ایک اور صاحب محمد یعقوب خاں نامی رسالہ مسلم انڈیا کے خریدار ہوئے - انجمن اسلامیہ گورداسپور کی درخواست پر وہاں کے جلسہ اسلامیہ میں وعظ کرنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے تین آدمیوں کو جانیکا حکم دیا ہے - شیخ غلام احمد صاحب شیخ رحیم بخش صاحب و راقم جلسہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء کو ہوگا - حضرت مولوی محمد علی صاحب پہاڑ پر ترجمہ و نوٹ قرآن شریف کے کام میں مصروف ہیں انگریزی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر رہے ہیں اور علاوہ اس کے وہاں درس قرآن شریف بھی دیتے ہیں اللہ انکا ناصر ہو - منشی عبد الحق صاحب ایبٹ آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کی انجمن احمدیہ بنائی گئی - لائبریری کھولی گئی - شیخ نور احمد صاحب نے اجلاس انجمن اور لائبریری کے واسطے اپنے مکان کا ایک کمرہ اور اپنی کتابیں دیا درس قرآن شروع کیا گیا اور چندہ ماہواری کی فہرست باقاعدہ کھولی گئی اس علاقہ

خواجہ صاحب کا تازہ خط

امید افزا بشارتیں

ضرورت امداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسیدہ مژدہ کہ ایام نوبہار آمد - خدا کا لاکھ لاکھ شکر اُس کے خاص فضل اور احسان - آج میں یہ خط ایک عجیب مقام سے لکھ رہا ہوں جہاں گذشتہ تین ماہ سے میں متواتر آیا اور متواتر لیکچر دیئے اور زبانی گفتگو بھی کیں - میری نگاہ بظاہر دور دور تھی پر ہے تبلیغ ہی غرض ہے ہدایت خدا کے ہاتھ میرے نزدیک ان دوروں جو نہیں ہے - ایک پرجوش ہوا وہ اُس کے اُس لیکچر سے معلوم ہو گا جو اُس نے پرسوں اتوار کو ایک بڑی مجلس میں کانفرنس کے ایڈلٹ سکول میں دیا - میں بھی وہاں موجود تھا اور میں نے بھی تقریر کی جس قابلیت سے اُس نے اسلامک ریویو کو پڑھ کر اور مجھ سے باتیں سُن کر تعلیم کا حق ادا کیا وہ اُس کے جامع اور مختصر لیکچر سے ظاہر ہوتا ہے جس کا مسلم انڈیا کے ماہ اگست میں چھپیگا - اسلام کی حقیقت اُس کی ضرورت اور اُس کے خلاف معترضوں کا اندفاع کس قابلیت سے اُس نے چند الفاظ میں ادا کر دیا - اسلام اور حضرت اسلام کا جو اثر اُس کی طبیعت پر ہوا - وہ بھی اُس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے - اُس کا علی الاعلان مسلمان ہو جانا - یہ مولا کریم کے اختیار - لیکن میں سمجھتا ہوں آج جو ماحصل یہ کام شروع ہے - اس پر جو نتائج مرتب ہیں وہ مجھے حیران کر رہے ہیں خصوصاً جب یہ سمجھا جاوے کہ لاکھوں افسوس یہاں ہیں جو کس وقت اُس امر سے ناواقف ہیں کہ عیسائیت کے سوا کوئی اور مذہب بھی دنیا میں ہے - اور اگر کوئی ہو گا تو پھر جن کا یہ وہ انسان نہیں خوک خوری نے ان لوگوں میں خوکانہ اخلاق پیدا کر رکھے ہیں اور اس کا اثر ہے کہ اپنی بات سے نہیں ٹلتے - اور دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے ان حالات کے مقابل یہ صورت پھر اب اخبارات میں چرچا شروع ہو گیا ہے - یہ ابتدا حیرت و استعجاب کے ساتھ رسالہ کو دیکھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہمیں اسلام میں یہ امور - اب تو ایک اور خوشخبری سُن لو - خدا کے فضل جلد آنے والے ہیں - ہاں کھٹکھٹاؤ کوشش کرو اور نصر من اللہ و فتح قریب دیکھ لو ہمیں پرسوں اس مقام سے مجھے چار جگہاں ایک پرانے خاندان کی شہزادی ہے جسنے بلایا ہے - اُس نے تمام اسلامک ریویو کا مطالعہ کیں اور پھر ایک چٹھی مجھے لکھی جسے بعد میں ایک مختصر مضمون کی شکل میں شائع کی اور وہ مضمون جولائی کے نمبر میں چھپ گیا ہے جو آج سے تین چار ہفتہ کو ہندوستان پہنچ جاویگا اُس کا کچھ اقتباس کرتا ہوں - اب بتلاؤ اور خود غور کرو یہ انسان کا کام ہے یا خدا کا فضل کیا حق تبلیغ اب اس خاص شخص کے متعلق کچھ بھی نہیں ہو چکا ہدایت خدا کے اختیار - اُس اقتباس کا ترجمہ یہ ہے -

"... مسلم انڈیا کا مدعا ہے کہ عیسائیوں کو اسلام کی حقیقت سمجھنے کے قابل کیا جاوے - یہ ایک نہایت ہی اشرف اور اعلیٰ مدعا ہے - اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یورپ نے تعلیم محمدیہ کو بہت ہی غلط سمجھا گیا ہے اور ہر ایک عیسائی صداقت خواہ برائے نام اُس کا کچھ بھی مذہب ہو ایسی اشاعت رسالہ کا دل سے خیر مقدم کریگا مگر کام بڑا پرانے مغالطوں اور بے جا غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے .... ہم اپنی لاعلمی اور نادانی کو تسلیم کرتے ہیں جو اسلام کے متعلق ہے اور یہ آپ کی مہربانی ہے جو آپ ہمیں اس قدر واقفیت بہم پہنچا رہے ہیں - .... ہم کمال اولوالعزمی سے ان ساتوں اصول اسلام کو قبول کرتے ہیں جو آپ کے رسالہ کے صفحہ ۱۴۲ میں ہیں اور جن پر ایمان کل مومنوں کا ہے جو یہ ہے - آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخرۃ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت (مأخوذ از لیکچر کیمبرج) - میرے نزدیک اسلامک ریویو کے صفحہ ۳۳ پر جو آپنے مسلم کہن کے لفظ کھینچا ہے یہ اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہے کہ نہ صرف ایک سچے مسلم کی ہی یہ تصویر ہے بلکہ ایک عیسائی کا بلند نصب العین ہونا چاہئے " آپکا لیکچر ناکسٹن والا جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ ہے اُسے تو بہت اور ہمیں غلط کہ جو ہمارے مذہب کے ملتے جلتے ہیں اور ہمیں سے ہم نا واقف تھے .... جو تعریف اسلام کی آپنے کی ہے وہ تو ہر ایک سچے مذہب کی تعریف ہے - اسلام یعنی کامل اتباع رضاء الٰہی بھی تو خدا سے توصل کرا دیتا ہے جس کام متعصب عیسائیوں نے کفارہ قرار دیا ہے .... رسالہ کے صفحہ ۱۰۵ پر آپکا یہ کہنا کہ جس عیسائیت کی تعلیم آج ہو رہی ہے اُس کا مسیح ناصری نے ہرگز نہ کی تھی اس سے ہمکو لفظاً لفظاً اتفاق ہے "

ہمارے خیال میں موجودہ عیسائیت گمراہ شدہ ہے (ولا الضالین) ایک ہی مذہب تھا جو شروع سے بار بار اسلام ہوتا رہا - ایک ہی انجیل اور وہ انجیل انجیل اطاعت (اسلام) ہے "

خط میں اور بھی امور ہیں جس سے لکھنے والے کا بھی تعلق عیسائیت سے پایا جاتا ہے لیکن وہ الوہیت مسیح کی قائل نہیں اور یہ اس قسم کی عیسائیت ہے جس کا قائل شاید ہر ایک مسلمان ہے -

اللہ تعالیٰ جلد ستر کا ظہور کرے - میں پرسوں بیلجیم جاتا ہوں اور دعا کا محتاج ہوں - کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے محنتوں کو ضائع ہونے سے نہیں بچایا اور ہمیں شکر کے ترانے گانے کا موقع نہیں دیا - پانچ ماہ گیا ہے جو یہاں ہیں یہ اس کے نتائج ہیں - یہ اشارہ ہے آگے اور محنت کرو اور استقلال کرو اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ بہت جلد آثار غیب سے دکھانے والا ہے اور یورپ کے تمام سفید پرندوں کے گلوں میں اسلامی حلقہ ڈالنے والے ہیں -

اُٹھو جاگو - بہت سے کام ہو - تم احمدی کی جماعت دنیا میں مال جمع کرنے نہیں آئے - تمہارے خزانہ آسمان پر اور آئندہ ہیں اُن کو معمور کرو - اسلام قربانی اور فدیہ ہے اور وہ مسلمان نہیں جو قربانی اور فدیہ کا مصداق نہیں - حضرت خلیفۃ المسیح خدا اُنھیں ہمیشہ مع الخیر سلامت رکھے اُن کا دم غنیمت جانو اُنھوں نے مہربانی کی اور چودھری فتح محمد ایم اے نے قربانی کی - تین ہفتوں میں یہاں شیخ نور احمد میرے ایجنٹ اور چودھری صاحب تشریف لانے والے ہیں ان کی قوت لایموت کا کسیکو فکر ہے یا نہیں - یا محض ہوا خوری ہی پر بسر ہوگی صرف رسالہ کا خرچ ماہوار اسوقت چھ صد روپیہ ماہوار سے تجاوز کر گیا - میں نے آجتک اس خرچ پر اپنے عیال اور اپنا خرچ نہیں ڈالا - لیکن آخر کہانتک اب تم جانو تمہارا کام - کسی نے گھر پھونک تماشہ دیکھا اور دکھایا لیکن یاد رکھو میں خدا کی رحمت سے مایوس نہیں - وہی میرا کفیل ہے جو مجھے یہاں لایا وہی اس کام کا ذمہ دار ہے - جسنے ایک مُشت استخوان سے یہ کام لیا - اُس علیم حکیم انسان کا نقشہ آنکھوں سے دور کرو - اگر جسمانی صحت نے یہی ترقی معکوس کی جو ہو رہی ہے تو پھر مشت استخوان ہاں شاید ان دو بند رگوں کے آنے سے کوئی فائدہ صحت میں ہاتھ بٹانے پر ہو جاوے -

اے احمدی قوم تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے - میرا ہاتھ بٹاؤ - میں خدا کے آگے تمہاری فریاد کرونگا - اگر تم نے میری فریاد نہ سُنی - خدا نے اپنے فضل سے تمکو یقین کرنے کا اب موقع دیدیا ہے - کہ میرا یہ فعل سرفانہ نہیں - جیسے کسیکا خیال ہے - آگے تم جانو اگر میں نامراد آیا (انشاء اللہ ایسا نہوگا) تو میرے ساتھ اس داغ کو لینی والی میری پیاری قوم - اگر خدا تعالیٰ نے اسلام کا علم گاڑ دیا تو پھر یہ کس کے غلاموں نے گاڑا کیا یہ کم خوشی ہے جو آج سے ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر نصیب ہونیوالی ہے - انگلستان میں پنجوقتہ اذان اور اذان بھی جہری صورت سے ہ

مغرب کی وادیوں میں گونجیگی اب اذانیں
کب تھم سکا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

والسلام خدا حافظ

کمال الدین از ووکنگ

نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ بشپ گیٹ لندن

روغن حیات

طیار کردہ حکیم پیر برکت علی صاحب احمدی بمقام رتمل ڈاکخانہ پنڈی کالو ضلع گجرات پنجاب - اس کی ایک شیشی نمونہ کی حکیم صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے - فرماتے ہیں یہ بینظیر روغن ذیل کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے - درد سر - کھانسی - زکام - دمہ - نمونیا - درد ریح وجع المفاصل - بواسیر - نقرس - وجع المعدہ - قولنج - ہیضہ - طاعون - پھوڑا - پھنسی - کان - دانت کا درد - لقوہ - بخار - مارگزیدہ - لسع عقرب - زنبور - قیمت فی شیشی کلاں ۱؎ خورد ۸؎

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش کی بھی ہونی چاہیئے

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی - جو عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی رُوح سے مُرکب ہے - اس کو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سُرخ و سفید اور مخمل کی طرح نرم ہو جاتی ہے - آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں - جھریاں - روڑاپن - پیلاپن اور مُہاسے - چیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۲ برس کے حسین چہرے کے بنجاتا ہے - اور خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے - وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے - کیونکہ وہ پوڈر نہیں ہے - جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ملکر نہلواتے ہیں - کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ رکھا رہا ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو - ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد - خارش - سختی کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ اور بدبو دار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کو صاف کر دیتی ہے - اور جسم پر وبائی ہوا اثرات نہیں کرتی - یعنے ہیضہ - پلیگ - چیچک - موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو اور کھٹمل - ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں - پناہ ملتی ہے - کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وبا سے محفوظ رہتے ہیں - اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آ جاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت - ہر قسم کا درد نزلہ - زکام دفع ہوتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول ڈاک وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے ٭

المشتہر - ایم مدہوش صاحب - متھرا

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سائی گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص - عمر تقریباً ۲۴ سال - ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ چالیس ۴۰ روپے ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و مداری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں بمعرفت گرہ ہونی چاہیئے ٭

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں - ضرورت نکاح ہے - ایک صاحب نہر کے ملازم ہیں - دوسرے بھی ملازم ہونے کے لائق ہیں - ہر دو خواندہ - لایق - خاندانی اور ہونہار نوجوان ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ٭

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اس کا مجموعہ حصہ اوّل مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے انہوں نے ہستی باری تعالیٰ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے - اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴ر رہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید کر سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان (گورداسپور)

رفاہ عوام و خاص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں - انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مُبتلا ہو جاتے ہیں - پھر خارش - ڈھلکہ اور گکرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتےٰ کہ آخر اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں - ہم نے یہ سُرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے - اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں -

کتب بینی اور اصحاب فاتر کے واسطے انشاء اللہ بڑا مدد گار ہے - میں نے اس سُرمہ کی قیمت بلحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا دیں - قیمت ایک تولہ ۸ر معہ محصولڈاک -

۲ - یہ سُرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال سے تجربہ شدہ ہے پڑوال - ککرے - خارش - پھلی - ڈھلکہ کے واسطے از حد مفید ہے قیمت یکتولہ ۸ر

المشتہر - حکیم غلام محی الدین - قادیان ضلع گورداسپور ٭

واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت

یہ کتاب ہے ہم کسر صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک آسمانی نُصرت ہے - اس کا مصنف یسوع مسیح کا ایک دوست اور مددگار ہے اُس نے تمام حالات اور منصوبوں کو اپنے ذاتی علم اور چشم دید شہادت سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو پلاطوس حاکم وقت اور دوسرے بارسوخ خیر خواہاں یسوع مسیح نے اس کے بچانے کے لئے کئے - اس کتاب کو انگریزی کتاب سے (جس کی قیمت ۲ہ ہے) میاں معراج الدین صاحب عمر - احمدی (مالک اخبار بدر) نے بہت عمدہ اُردو میں ترجمہ کیا ہے - اور خاکسار نے اس کو نہایت خوبصورت لکھا کر چھپایا ہے - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی ہے سلسلہ احمدیہ میں بہت مقبول ہوئی ہے - ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے - بہت جلد درخواستیں بھیجیں ٭

المشتہر - نذیر احمد - منیجر بدر ایجنسی - نولکھا - لاہور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور - مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دُور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ) دستیاب ہو سکتی ہے ٭

خریداران بہ وقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ٭